

وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ ۚ وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ
يَسْتَغْفِرُونَ ۝ وَمَا لَهُمْ أَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللَّهُ وَهُمْ يَصُدُّونَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
وَمَا كَانُوا أَوْلِيَاءَ ۚ إِنَّ أَوْلِيَاءَ ذَٰلِكَ الْأَشْقٰثُ وَلٰكِنْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝

اور (اے پیغمبر!) اللہ ایسا نہیں ہے کہ ان کو اس حالت میں عذاب دے جب تم ان کے درمیان
موجود ہو، اور اللہ اس حالت میں بھی ان کو عذاب دینے والا نہیں ہے جب وہ استغفار کرتے
ہوں۔ ﴿۳۳﴾ اور بھلا ان میں کیا خوبی ہے کہ اللہ ان کو عذاب نہ دے جبکہ وہ لوگوں کو مسجد حرام
سے روکتے ہیں، حالانکہ وہ اُس کے متوئی نہیں ہیں۔ متوئی لوگوں کے سوا کسی قسم کے لوگ اُس کے
متوئی نہیں ہو سکتے، لیکن ان میں سے اکثر لوگ (اس بات کو) نہیں جانتے ﴿۳۳﴾

(۱۹) مطلب یہ ہے کہ یہ لوگ اپنے کفر اور شرک کی وجہ سے مستحق تو اسی بات کے تھے کہ ان پر عذاب نازل کیا
جائے، لیکن دو وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان پر عذاب نازل نہیں فرمایا۔ ایک وجہ یہ ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم ان کے ساتھ مکہ مکرمہ میں موجود ہیں، اور آپ کے ہوتے ہوئے عذاب نازل نہیں ہو سکتا، کیونکہ نبی کی
موجودگی میں اللہ تعالیٰ کسی قوم پر عذاب نہیں بھیجتا، جب نبی ہستی سے نکل جاتے ہیں، جب عذاب آتا ہے۔ اس
کے علاوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رحۃ للعالمین بنا کر بھیجا گیا ہے، اس لئے آپ کی برکت سے عذاب عام
اس اُمت پر نہیں آئے گا۔ اور دوسری وجہ یہ ہے کہ مکہ مکرمہ میں بہت سے مسلمان استغفار کرتے رہتے ہیں۔ ان
کے استغفار کی برکت سے عذاب رُکا ہوا ہے۔ اور بعض مفسرین نے اس کی یہ تشریح بھی کی ہے کہ خود مشرکین مکہ
بھی اپنے طواف کے دوران کثرت سے ”غفرانک، غفرانک“ کہتے رہتے تھے، جو استغفاری کی ایک قسم ہے۔
اگرچہ کفر و شرک کے ساتھ یہ استغفار آخرت کے عذاب کو دور کرنے کے لئے تو کافی نہیں تھا، لیکن اللہ تعالیٰ
کافروں کی نیکیوں کا بدلہ اسی دنیا میں دے دیتے ہیں، اس لئے اُن کے استغفار کا اثر یہ ہے کہ اُن پر دنیا میں کوئی
اُس طرح کا عذاب عام نازل نہیں ہوا جیسا عاود و مود وغیرہ پر آیا تھا۔

(۲۰) یعنی اگرچہ مذکورہ بالا دو وجہ سے ان پر دنیا میں کوئی عام عذاب تو نہیں آیا، مگر اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ یہ
لوگ عذاب کے مستحق نہیں ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ کفر و شرک کے علاوہ ان کی ایک خرابی یہ ہے کہ یہ مسلمانوں کو مسجد
حرام میں عبادت کرنے سے روکتے ہیں، جیسا کہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واقعے میں پیچھے
گزر چکا ہے۔ (دیکھئے اس سورت کا ابتدا کی تعارف) لہذا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے صحابہ مکہ

آیات مذکورہ سے چند فوائد حاصل ہوئے۔ اول یہ کہ جس بستی میں لوگ استغفار کرتے ہوں اللہ تعالیٰ کا دستور یہ ہے کہ اُس پر عذاب نازل نہیں کرتے۔

دوسرے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوتے ہوئے آپ کی اُمت پر خواہ مسلم ہوں یا کافر عذاب نہیں آئے گا اور مراد اس سے یہ ہے کہ عذاب عام جس سے پوری قوم تباہ ہو جائے ایسا عذاب نہیں آئے گا جیسے قوم نوح، قوم لوط، قوم شعیب وغیرہ کے ساتھ پیش آیا کہ اُن کا نام و نشان مٹ گیا۔ افراد و اہلاد پر کوئی عذاب آجائے وہ اس کے منافی نہیں جیسا کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُشاد فرمایا کہ میری اُمت میں خوف اور سَخ کا عذاب آئے گا۔ خسف کے معنی زمین میں اتر جانا اور صخ کے معنی صورت سَخ ہو کر بندر یا سُور وغیرہ جانوروں کی شکل میں تبدیل ہو جانا۔ اس کی مراد یہی ہے کہ بعض اہل اُفراد اُمت پر ایسے عذاب بھی آئیں گے۔

● اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دنیا میں ہونا قیامت تک باقی رہے گا کیونکہ آپ کی رسالت قیامت تک کے لئے ہے۔ نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت بھی زندہ ہیں گو اُس زندگی کی صورت سابق زندگی سے مختلف ہے اور یہ بحث لغو اور فضول ہے کہ ان دونوں زندگیوں میں فرق کیا ہے کیونکہ نہ اس پر اُمت کا کوئی دینی یا دنیوی کام موقوف ہے نہ خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام نے ایسی فضول اور بے ضرورت بحثوں کو پسند فرمایا بلکہ منع فرمایا ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے روضہ میں زندہ ہونا اور آپ کی رسالت قیامت تک قائم رہنا اس کی دلیل ہے کہ آپ قیامت تک دنیا میں ہیں اس لئے یہ اُمت قیامت تک عذاب عام سے مأمون رہے گی۔

وَمَا لَهُمْ آلَا يُعَذِّبُهُمُ اللَّهُ وَهُمْ يَصُدُّونَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

اور ان میں کیا بات ہے کہ عذاب نہ کرے لیکن پر اللہ اور وہ تو روکتے ہیں مسجد حرام سے

وَمَا كَانُوا أَوْلِيَاءَهُ إِنْ أَوْلِيَئُوهُ إِلَّا الْمُتَكْفِرُونَ وَلَكِنْ أَكْثَرُهُمْ

اور وہ اس کے اختیار والے نہیں، اس کے اختیار والے تو یہی ہیں جو پرہیزگار ہیں لیکن ان میں اکثروں کو

لَا يَعْلَمُونَ ۝ وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ إِلَّا مُكَاءً وَ

س کی خبر نہیں۔ اور اُن کی نماز نہیں جی کسبہ کے پاس مگر شیطان۔ مانی اور

تَصْدِیْقًا قَدْ وَفَّوْا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ۝ إِنَّ الَّذِينَ

تائیداً، سو پکھو عذاب ہر اپنے کفر کا۔ بیشک جو لوگ

معجم القرآن

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مدظلہ
مفتی اعظم پاکستان

جلد ﴿ ۴ ﴾

سورۃ اعراف، انفال، توبہ، یونس، ہود
پارہ ۹، رکوع ۲ تا پارہ ۱۲، رکوع ۱۰

ادارۃ المعارف

کراچی ۷۵۰۰۱ پاکستان